Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم ہفتہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸	۴ر رمضان المبارک ۱۳۹۴ھ ۔ ۲۱ تبوک ۱۳۵۳ھش ۔ ۲۱ ستمبر ۱۹۷۴ء	نمبر ۲۱۷

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۱ تبوک۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

بلڈ پریشر کی وجہ سے ضعف ہے۔ ویسے عام طبیعت اچھی ہے

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ ۲۱ تبوک — کل ۲۰ تبوک ۱۳۵۲ ہش (مطابق ۴ر رمضان المبارک ۱۳۹۴ ہجری — ۲۰ ستمبر ۱۹۷۴ء) کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجدِ اقصیٰ میں نمازِ جمعہ پڑھائی۔ خطبۂ جمعہ کے آغاز میں حضور نے اس امر کا ذکر کرتے ہوئے کہ ماہِ رمضان اپنی تمام برکات کے ساتھ آگیا ہے۔ اس ماہِ مبارک کی عظیم الشان برکات کی ایک بنیادی وجہ پر اختصار لیکن بہت جامعیت کے ساتھ روشنی ڈالی۔ حضور نے فرمایا اس ماہِ مبارک میں ہر قسم کی عبادات جمع کر دی گئی ہیں۔ اوّل تو روزے خود اپنی ذات میں بہت اہم عبادت اور مجاہدہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ پھر اس میں مالی قربانیاں بھی نسبتاً زیادہ کی جاتی ہیں۔ مزید برآں قرآن مجید کی تلاوت اور اس کے معارف کے حصول کے بارہ میں زیادہ تعہّد اور شغف سے کام لیا جاتا ہے۔ نیز نوافل اور نمازِ تہجد کے التزام کے علاوہ ذکرِ الٰہی اور دعاؤں پر خاص زور ہوتا ہے۔ الغرض ان ایام میں ہر قسم کی عبادات خاص تعہّد اور التزام کے ساتھ بیک وقت بجا لائی جاتی ہیں۔ اسی لئے صوفیاء نے کہا ہے کہ رمضان میں تنویرِ قلب کے بہت سامان رکھے گئے ہیں جن سے کشف کا دروازہ کھلتا ہے اور قربِ الٰہی کی عظیم الشان نعمت میسّر آتی ہے اور انسان میں ذوق و شوق اور ولولۂ عشق کی کیفیت ترقی پذیر ہوتی ہے۔ اور یہی وہ عظیم الشان برکات ہیں جن سے رمضان کے طفیل حقیقی مومن متمتع ہوتے ہیں۔ پس احباب کو رمضان کی عظیم الشان برکات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنی چاہیئے اور دعائیں کرنی چاہئیں کہ اللہ تعالیٰ ان برکات سے پورے طور پر متمتع ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اس کے بعد حضور نے گزشتہ خطبۂ جمعہ کے تسلسل میں اس امر پر روشنی ڈالی کہ ۷ ستمبر کو قومی اسمبلی میں مذہب کے بارہ میں جو قرارداد منظور ہوئی ہے اس پر ایک احمدی کا ردّعمل ایسا ہو ہی نہیں سکتا کہ جو خدا تعالیٰ کی ناراضگی پر منتج ہو۔ اس ضمن میں حضور نے قبل ازیں دو منفی نوعیت کے اعمال پر روشنی ڈالی تھی یعنی ظلم اور فساد سے کلی اجتناب برتنے اور بتایا تھا کہ حقیقی احمدیوں کا ردّعمل بہرحال ایسا ہوگا کہ اس میں نہ ظلم کا شائبہ پایا جائے گا اور نہ اس سے فساد کی خفیف سے خفیف بو

(باقی صفحہ ۶ پر)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام مذہبی عقدوں کو حقیقت کے رنگ میں حل کر دکھایا

آنحضورؐ ہی کے طفیل اب ہم دوسری قوموں کی طرح قصہ گو نہیں ہیں بلکہ خدا کی نصرت ہمارے شاملِ حال ہے

(۱) "ہمیں بڑا فخر ہے کہ جس نبی علیہ السلام کا ہم نے دامن پکڑا ہے خدا کا اس پر بڑا ہی فضل ہے۔ وہ خدا تو نہیں مگر اس کے ذریعہ سے ہم نے خدا کو دیکھ لیا ہے۔ اس کا مذہب جو ہمیں ملا ہے خدا کی طاقتوں کا آئینہ ہے۔ اگر اسلام نہ ہوتا تو اس زمانہ میں اس بات کا سمجھنا محال تھا کہ نبوت کیا چیز ہے اور کیا معجزات بھی ممکنات میں سے ہیں اور کیا وہ قانونِ قدرت میں داخل ہیں۔ اس عقدے کو اسی نبی کے دائمی فیض نے حل کیا اور اسی کے طفیل سے اب ہم دوسری قوموں کی طرح صرف قصہ گو نہیں ہیں بلکہ خدا کا نور اور خدا کی آسمانی نصرت ہمارے شاملِ حال ہے۔ ہم کیا چیز ہیں؟ جو اس شکر کو ادا کر سکیں کہ وہ خدا ہے جو دوسروں پر مخفی ہے اور وہ پوشیدہ طاقت جو دوسروں سے نہاں در نہاں ہے وہ ذوالجلال خدا محض اس نبی کریمؐ کے ذریعہ سے ہم پر ظاہر ہو گیا۔"
(چشمۂ معرفت صفحہ ۱۰۹ (خاتمۃ الکتاب)

(۲) "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے یہ سب قصے (جو غیر قومیں بیان کرتی ہیں) حقیقت کے رنگ میں آگئے۔ اب ہم نہ قال کے طور پر بلکہ حال کے طور پر اس بات کو خوب سمجھتے ہیں کہ مکالمہ الٰہیہ کیا چیز ہوتا ہے اور خدا کے نشان کس طرح ظاہر ہوتے ہیں اور کس طرح دعائیں قبول ہو جاتی ہیں اور یہ سب کچھ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے پایا اور جو کچھ قصوں کے طور پر غیر قومیں بیان کرتی ہیں وہ سب کچھ ہم نے دیکھ لیا پس ہم نے ایک ایسے نبی کا دامن پکڑا ہے جو خدا نما ہے۔"
(چشمۂ معرفت صفحہ ۲۸۸، ۲۸۹)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۱۲؍ تبوک ۱۳۵۳ھش

افضالِ خداوندی کو جذب کرنے کا انمول موقع

ہم قبل ازیں قرآن مجید کی متعدد آیات اور بعض احادیث نبویؐ کی رُو سے اِس امر پر روشنی ڈال چکے ہیں کہ رمضان المبارک کا دعاؤں کی قبولیت کے ساتھ بہت گہرا تعلق ہے اور حقیقت یہ ہے کہ یہ ماہِ مبارک دعاؤں کی قبولیت کا مژدہ جانفزا لے کر آتا ہے یعنی حقیقی مومنوں کو وہ یہ خوشخبری دیتا ہے کہ وہ کمرِ ہمت کس لیں اور روزوں سمیت رمضان کی مخصوص عبادات بجا لاکر اللہ تعالےٰ کے حضور بکثرت دعائیں مانگیں اور اِس ماہِ مبارک کی ایک عظیم الشان برکت کے طور پر قبولیتِ دُعا حظ اُٹھائیں۔

اِس کی وجہ یہ ہے کہ قبولیتِ دعا کی جملہ شرائط رمضان کی مخصوص عبادات بجالانے کے نتیجہ میں از خود پُوری ہوکر دعاؤں کو ان کے کمال تک پہنچانے کا موجب بنتی ہیں اور یہ ایک مسلّمہ حقیقت ہے کہ دعا جب اپنے کمال کو پہنچ جاتی ہے تو جنابِ الٰہی میں اس کے مقبول ہونے میں کوئی شک باقی نہیں رہتا۔ وہ ضرور قبول ہوکر انسان کو بامُراد کرنے پر منتج ہوتی ہے۔ دراصل قبولیتِ دعا کا راز ہی یہ ہے کہ جب وہ اپنے کمال کو پہنچتی ہے تو خدا تعالیٰ کی رحمت کو جوش میں لانے کا موجب بنتی ہے، اور خدا تعالیٰ دعا کرنے والے پر رجوع برحمت ہوکر اُس کی مُراد اُسے عطاء کر دیتا ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ دعا کب اپنے کمال کو پہنچتی ہے۔ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کا جواب دیتے ہوئے واضح فرمایا ہے کہ محض زبان سے چند الفاظ ادا کردینے کا نام دعا نہیں ہے بلکہ دُعا نام ہے اللہ تعالیٰ کے حضور رُوح کی گہرائیوں سے اپنی التجاء خدا تعالیٰ کے حضور پیش کرنے اور اپنے اُوپر ایک موت کی سی کیفیت وارد کرنے کا۔ جب یہ کیفیت پیدا ہوجاتی ہے تو دعا اپنے کمال کو پہنچتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت کو کھینچنے کا موجب بنتی ہے۔ چنانچہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام حقیقی دعا اور اس کی ماہیت کو واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"یہ مت خیال کرو کہ ہم بھی ہر روز دعا کرتے ہیں اور تمام نماز دعا ہی ہے جو ہم پڑھتے ہیں کیونکہ وہ دعا جو معرفت کے بعد اور فضل کے ذریعہ سے پیدا ہوتی ہے وہ اَور رنگ اور کیفیت رکھتی ہے وہ فنا کرنے والی چیز ہے، وہ گداز کرنے والی آگ ہے، وہ رحمت کو کھینچنے والی ایک مقناطیسی کشش ہے، وہ موت ہے پر آخر کو زندہ کرتی ہے، وہ ایک تُند سیل ہے پر آخر کو کشتی بن جاتی ہے، ہر ایک بگڑی ہوئی بات اس سے بن جاتی ہے اور ہر ایک زہر آخر اس سے تریاق ہوجاتا ہے۔"

(لیکچر سیالکوٹ)

نیز حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام دعا کی اُس کیفیت کو جس میں وہ اپنے کمال کو پہنچ کر اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت کو جذب کرنے کا موجب بنتی ہے مزید واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"دعا خدا سے آتی ہے اور خدا کی طرف ہی جاتی ہے۔ دعا سے خدا ایسا نزدیک ہوجاتا ہے جیسا کہ تمہاری جان تم سے نزدیک ہے۔ دعا کی پہلی نعمت یہ ہے کہ انسان میں پاک تبدیلی پیدا ہوتی ہے۔ پھر اُس تبدیلی سے خدا بھی اپنی صفات میں تبدیلی کرتا ہے۔ اور اُسکے صفات غیر متبدّل ہیں مگر تبدیلی یافتہ کے لئے اس کی ایک الگ تجلی ہے جس کو دنیا نہیں جانتی، گویا وہ اَور خدا ہے حالانکہ اَور کوئی خدا نہیں مگر نئی تجلی اس کو نئے رنگ میں ظاہر کرتی ہے۔ تب اُس خاص تجلّی کی شان میں اُس تبدیلی یافتہ کے لئے وہ کام کرتا ہے جو دُوسروں کے لئے نہیں کرتا۔ یہی وہ خوارق ہے۔ غرض دعا وہ اکسیر ہے جو ایک مشتِ خاک کو کیمیا کر دیتی ہے اور وہ ایک اندرونی پانی ہے جو اندرونی غلاظتوں کو دھو دیتا ہے۔ اس دُعا کے ساتھ رُوح پگھلتی ہے اور پانی کی طرح بہہ کر آستانۂ حضرتِ احدیّت پر گرتی ہے۔" (لیکچر سیالکوٹ)

حضور علیہ السلام کے ان ارشادات سے واضح ہے کہ دعا اُس وقت اپنے کمال کو پہنچتی ہے جب دعا کرنے والا دعا کی حالت میں اپنے پر ایک موت کی حالت وارد کرکے اِس حال میں پہنچ جاتا ہے کہ اُس کی رُوح پگھلنے لگتی ہے اور پانی کی طرح آستانۂ الوہیت پر بہہ پڑتی ہے۔ اپنے بندہ کی اِس حالت کو دیکھ کر خدا تعالیٰ کی رحمت جوش میں آتی ہے اور وہ اس کی دعا کو قبول کرکے معجزانہ طور پر اُس کی مُراد اسے عطا کر دیتا ہے۔

اگر رمضان کے فلسفہ اور اس کی مخصوص عبادات کی غرض و غایت پر غور کیا جائے تو یہ ماہ مبارک حقیقی مومنوں پر سوز و گداز اور فنا کی یہ کیفیت وارد کرنے ہی آتا ہے تا روزہ کی حالت میں وہ اپنے محبوب خدا کو اِس طرح پکاریں کہ ان کی رُوح پگھل کر آستانۂ الوہیت پر بہہ نکلے۔ اُدھر جیسا کہ احادیث نبویؐ سے ثابت ہے اِس ماہِ مبارک میں خدا تعالیٰ کی رحمت پہلے ہی جوش میں آئی ہوئی ہوتی ہے اور ہر رات اسکی طرف سے منادی ہورہی ہوتی ہے کہ هَلْ مِنْ سَآئِلٍ فَاُعْطِيَهٗ، هَلْ مِنْ تَآئِبٍ فَاَتُوْبُ عَلَيْهِ هَلْ مِنْ مُّسْتَغْفِرٍ فَاَغْفِرَلَهٗ یعنی کیا کوئی حاجت مانگنے والا ہے کہ مَیں اُس کی حاجت پُوری کروں، کیا کوئی توبہ کرنے والا ہے کہ مَیں اُس کی توبہ قبول کروں، کیا کوئی مغفرت چاہنے والا ہے کہ مَیں اُس کی مغفرت کروں — اِس حال میں کہ خدا تعالیٰ کی رحمت از خود جوش میں آئی ہوئی ہو اور وہ پُکار پُکار کر کہہ رہا ہو کہ کیا کوئی ہے جو اپنی حاجت میرے حضور پیش کرے اُس شخص سے زیادہ اور کوئی بدبخت نہیں ہوسکتا کہ جو اُسوقت رمضان کی مخصوص عبادات بجالاکر اپنے پر فنا کی کیفیت وارد نہ کرے اور اُس کی رُوح پگھل کر آستانۂ الوہیت پر نہ بہے اور وہ اپنے ارحم الراحمین خدا سے اپنی حاجت نہ مانگے۔ حقیقت یہ ہے کہ رمضان سے وہی لوگ فائدہ اُٹھاتے ہیں جو رمضان کی جملہ مخصوص عبادات پورے تعہد سے بجالاکر اپنے پر فنا کی کیفیت وارد کرتے اور اپنے ربّ کے حضور درد و الحاح سے دعائیں مانگتے ہیں۔

آج جبکہ ہم اِس ماہِ مبارک میں سے گذر رہے ہیں ہمارا یہ اوّلین فرض ہے کہ اپنے مخصوص حالات کے پیشِ نظر ہم اِس ماہ مبارک کی عظیم الشان برکات سے پورے طور پر فیضیاب ہونے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھیں۔ ہم رات کی خاموش گھڑیوں میں اِس درد اور کرب کے ساتھ اپنے ہمہ قدرت و ہمہ طاقت خدا کو پکاریں اور اپنے دُکھ اُس کے حضور میں اِس حال میں پیش کریں کہ ہماری روح پگھل کر آستانۂ الوہیت پر پانی کی طرح بہہ نکلے اور پھر اِس یقین سے لبریز ہوجائیں کہ ہمارا خدا ہم عاجزوں پر ضرور نظرِ کرم فرمائے گا، وہ ہماری تائید و نصرت کے لئے ہر دم تیار ہے بلکہ دوڑا چلا آرہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اِس ماہ مبارک کی شکل میں ہمارے لئے ایک انمول موقع پیدا کیا ہے کہ ہم اپنی دردناک چیخوں اور آہ و زاری سے ملاءِ اعلیٰ میں شور ڈال دیں اور پھر رحمتِ خداوندی کے جلوے دیکھیں۔ اگر ہم ایسا کریں گے تو ہم اِس ماہِ مبارک سے نئے انسان بن کر اور سُرخرو ہوکر نکلیں گے۔ ہم افضالِ خداوندی سے خود ہی فیضیاب نہیں ہوں گے بلکہ اپنی قوم، اپنے ملک اور تمام بنی نوعِ انسان کو ان سے فیضیاب کرنے کا وسیلہ ثابت ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمیں اِس ماہ مبارک کی قدر کرتے ہوئے اس کی عظیم الشان برکات سے پورا پورا فائدہ اُٹھانے کی توفیق عطاء فرمائے اور اپنی راہ میں وہ ثبات قدم عطا فرمائے کہ پہاڑ بھی جس کے آگے ہیچ ہوں۔ اے خدا! اے ذوالمجد والعطاء، اے رحیم اور مشکل کشا تُو ایسا ہی کر۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبرکات

رمضان کی جامع برکات اور ہماری ذمہ داریاں

رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ

رمضان کا مہینہ ایک بڑا ہی مبارک مہینہ ہے اس کی برکتیں ان عظیم الشان عبادتوں تک ہی محدود نہیں جو اس مہینہ کے ساتھ مخصوص ہیں بلکہ اس مہینہ کی پہلی برکت یہ ہے جس کی وجہ سے اسے ان عبادتوں کے لئے چنا گیا ہے کہ اس میں قرآن پاک یعنی خدا کی آخری اور عالمگیر شریعت کے نزول کا آغاز ہوا تھا سو رمضان کا مہینہ اسلام کے جنم کا یادگاری مہینہ ہے۔ جس کے ساتھ وہ عالم وجود میں آیا اور دنیا اس روحانی سورج کے نور سے منور ہو گئی اور ہم ہر سال گویا اس کا یوم یعنی سالگرہ مناتے ہیں اور وہ عید کی طرح ہر سال بار بار آکر ہمارے دلوں میں قرآنی نزول اور قرآنی برکات کی یاد تازہ کرتا ہے۔

رمضان کا مہینہ جامع العبادات ہے

رمضان کی برکات کا نمایاں اور مخصوص پہلو یہ ہے کہ وہ جامع العبادات ہے جیسا کہ ہر مسلمان جانتا ہے۔ اسلام کی کثیر التعداد عبادتوں میں سے چار عبادتیں بنیادی حیثیت رکھتی ہیں یعنی (۱) نماز (۲) روزہ (۳) زکوٰۃ اور (۴) حج اور یہ چاروں بنیادی عبادتیں رمضان میں بہترین صورت میں جمع کر دی گئی ہیں۔ نماز کی عبادت رمضان میں اس طرح شامل کی گئی ہے کہ پنجگانہ فریضہ نمازوں کے علاوہ رمضان کے مہینہ میں تہجد اور تراویح اور دیگر نفلی نمازوں (مثلاً ضحیٰ وغیرہ) کی خاص تاکید کی گئی ہے اور نماز وہ مقدس ترین عبادت ہے جسے معراج المومن (یعنی مومنوں کے اوپر چڑھنے کی سیڑھی) کہا گیا ہے جس کے ذریعہ انسان خدا کی طرف بڑھتا اور اس کا قرب حاصل کرتا ہے اور صوم یعنی روزہ تو رمضان کی مخصوص عبادت ہے ہی جس کے متعلق حدیث قدسی میں آتا ہے کہ خدا فرماتا ہے۔ جہاں دوسری عبادتوں کے اور اور اجر مقرر ہیں وہاں روزے دار کے روزہ کا اجر میں خود ہوں دراصل روزہ میں حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں کی ادائیگی بصورت احسن شامل کر دی گئی ہے حقوق اللہ اس طرح کہ روزہ میں انسان خدا کے لئے اپنے نفس اور نفس کی خواہشات کی قربانی پیش کرتا ہے اور حقوق العباد اس طرح کہ روزے کے ذریعہ روزے داروں میں اپنے غریب بھائیوں کی تنگ دستی کا احساس پیدا ہوتا ہے اور انسان ان کے لئے زیادہ سے زیادہ مالی قربانی کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔

پھر رمضان میں زکوٰۃ کی عبادت بھی شامل ہے کیونکہ اول تو رمضان کے آخر میں فدیہ کی ادائیگی مقرر کی گئی ہے جس کا دوسرا نام زکوٰۃ الفطر ہے جو عید کی آمد پر غریب بھائیوں کی امداد کے لئے تجویز کی گئی ہے اور پھر ایسے بھی ہمارے آقا صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ رمضان کے مہینہ میں اپنے غریب بھائیوں کی امداد نہایت فیاضی کے ساتھ اور بہت کھلے دل سے کرنی چاہیئے۔ اور خود آپ کا اپنا تو یہ تھا کہ رمضان میں آپ کا ہاتھ غریبوں اور مسکینوں کی مدد میں اس طرح چلتا تھا کہ گویا ایک تیز آندھی ہے جو کسی روک کو خیال میں نہیں لاتی۔ بالآخر رمضان میں ایک طرح سے حج کی عبادت کا عنصر بھی شامل ہے۔ کیونکہ جس طرح ایک حاجی حج میں گویا دنیا سے کٹ کر احرام کا لباس پہن لیتا ہے اور شب و روز عبادت الٰہی میں مصروف رہتا اور جائز نفسانی لذات سے بھی کنارہ کشی اختیار کرتا ہے۔

اسی طرح رمضان کے مہینہ میں روزہ دار دن کے اوقات میں کھانے پینے اور بیوی کے پاس جانے سے اجتناب کرتا ہے اور اعتکاف کے ایام میں تو یہ گویا کلی انقطاع کا رنگ اختیار کر لیتا ہے گویا ان ایام میں روزے دار دن رات مسجد میں بیٹھ کر عبادت الٰہی کے لئے کلیتہً وقف ہو جاتا ہے۔

روزہ دار کی جزا خود خدا ہے

الغرض رمضان کا مہینہ جامع العبادات ہے جس میں اسلام کی چاروں بنیادی عبادتوں کو بہترین صورت میں ایک جگہ جمع کر دیا گیا ہے اور اس میں نماز بھی ہے اور روزہ بھی ہے اور زکوٰۃ بھی ہے۔ اور حج کی چاشنی بھی شامل ہے بلکہ اگر غور سے دیکھا جائے تو رمضان میں جہاد کا عنصر بھی پایا جاتا ہے کیونکہ روزہ نفس کی تربیت کا بھی نہایت موثر ذریعہ ہے بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بعض حالات میں نفس کے جہاد کو تلوار کے جہاد سے افضل قرار دیا ہے۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ ایک موقعہ پر جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایک غزوہ سے فارغ ہو کر مدینہ کی طرف واپس تشریف لا رہے تھے آپ نے صحابہؓ سے فرمایا کہ

رجعنا من الجهاد الاصغر الى الجهاد الاكبر۔

یعنی اب ہم چھوٹے جہاد سے فارغ ہو کر بڑے جہاد کی طرف لوٹ رہے ہیں

اسی طرح آپ نے نفس کے جہاد کو تلوار کے جہاد سے بھی افضل قرار دیا اور ایک دوسرے موقعہ پر آپ نے فرمایا ہے۔

"بہادر وہ نہیں جو لڑائی میں اپنے حریف کو پچھاڑ دیتا ہے بلکہ بہادر وہ ہے جو اپنے نفس کی خواہشات کو دبا کر اُن پر غلبہ پاتا ہے۔

خلاصہ کلام یہ کہ رمضان کی برکات اتنی وسیع ہیں کہ ان میں اسلام کی چار بنیادی عبادتوں کے علاوہ جہاد کے ثواب کا رستہ بھی کھولا گیا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ چونکہ روزہ میں سب کچھ شامل ہے۔ اس لئے اس کی جزاء میں خود ہوں اور عقلاً بھی یہی درست ہے۔ کیونکہ روزہ دار کو نماز کا ثواب بھی ملتا ہے روزہ کا ثواب بھی ملتا ہے زکوٰۃ کا ثواب بھی ملتا ہے حج کا ذوق بھی حاصل ہوتا ہے۔ اور جہاد کا موقعہ بھی میسر آتا ہے۔

اجر لینے کیلئے صحت نیت ضروری ہے

مگر یاد رکھنا چاہیئے کہ اسلامی عبادتیں کوئی منتر جنتر نہیں ہیں کہ ادھر پھونک مار کر ایک کام کیا اور ادھر نتیجہ نکل آیا۔ بلکہ اسلام صحت نیت چاہتا ہے صحت چاہتا ہے، صبر و استقلال چاہتا ہے اور لمبے عرصہ کا مجاہدہ چاہتا ہے۔ قرآن فرماتا ہے:-

احسب الناس ان يتركوا
ان يقولوا امنا وهم
لا يفتنون۔

یعنی کیا لوگ یہ چاہتے ہیں کہ صرف ایمان کے زبانی دعوے پر خدا ان کو چھوڑ دے اور ان کے سارے کام یونہی پورے ہو جائیں اور وہ امتحانوں اور ابتلاؤں کی بھٹی میں نہ ڈالے جائیں ہوشیار ہو کر سن لو کہ یہ بات خدا کے علیم و حکیم کی سنت کے خلاف ہے۔

پس رمضان کی برکات سے فائدہ اٹھانے کے لئے ضروری ہے کہ انسان پاک نیت اور سچے ایمان اور صبر و استقلال کے ساتھ ان احکام کو بجا لائے جو خدا تعالیٰ نے رمضان کے ساتھ وابستہ کئے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص رمضان میں کذب اور قول زور نہیں چھوڑتا اور روزے کی حقیقت سے بے خبر رہ کر محض نمائش اور ظاہرداری کا روزہ اختیار کرتا ہے وہ مفت میں بھوکا رہتا ہے جس کی خدا کے حضور کچھ بھی قدر و قیمت نہیں ایک عربی شاعر نے کیا خوب کہا ہے

يغوص البحر من طلب اللآلى
ومن طلب العلى سهر الليالى

یعنی جس شخص کو موتیوں کی تلاش ہوتی ہے سمندروں میں غوطے لگانے پڑتے ہیں اور جو شخص بلندیوں کا طالب ہو اسے راتوں کو جاگنے کے بغیر چارہ نہیں۔

رمضان سے تعلق رکھنے والے احکام

اب میں ان احکام کی کسی قدر تشریح کرتا ہوں جو رمضان کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں سب باتوں سے اول نمبر پر خود صوم یعنی روزہ ہے جو رمضان کی اصل اور مخصوص عبادت ہے روزہ کی ظاہری صورت یہ ہے کہ سحری کے وقت یعنی صبح صادق اور فجر کی اذان سے پہلے [illegible] کچھ کھانا کھایا جائے [illegible] روزہ رکھنا [illegible] سو سکے کھانا [illegible] سحری کھانے کے متعلق مسنون طریق یہ ہے کہ صبح صادق سے قبل [illegible] کھائی جائے تاہم بہتر ہے کہ سحری اور اذان کے درمیان کم سے کم [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے ساتھ انسان کی ذاتی خواہش محدود ہوجاتی ہے اس کے بعد غروب آفتاب تک کھانے پینے اور بیوی کے ساتھ مخصوص جنسی تعلقات قائم کرنے منع ہیں اس طرح گویا خدا کے رستہ میں اپنے نفس اور اپنی نسل کی قربانی پیش کی جاتی ہے۔ غروب آفتاب کے وقت افطار کرتے ہیں یہی وہی اصول چلتا ہے جو سحری کھانے کے متعلق اوپر بیان کیا گیا ہے یعنی غروب آفتاب کے ساتھ بلا توقف افطاری کر لی جائے۔ دوسرے الفاظ میں سحری کھانے میں دیر کرنا اور افطاری کرنے میں جلدی کرنا مسنون ہے روزہ کے دوران میں خاص طور پر اپنے خیالات کو پاک وصاف رکھنا اور بیہودہ اور لغو باتوں اور فحشاء سے پرہیز کرنا ضروری ہے

روزہ ہر عاقل بالغ مرد عورت پر فرض ہے البتہ اگر کوئی شخص سفر میں ہو یا بیمار ہو تو اسے سفر اور بیماری کے ایام میں روزہ ترک کرکے دوسرے ایام میں گنتی پوری کرنی چاہیئے یہ حکم ان لوگوں کیلئے ہے جو رمضان کے مہینہ میں ماہواری بیماری کی وجہ سے چند دن کے لئے معذور ہو جائیں۔ وہ لوگ جو بڑھاپے یا دائم المریض ہونے کی وجہ سے معذور ہو چکے ہوں ان کے لئے قرآن یہ حکم دیتا ہے کہ وہ اپنے کھانے کی حیثیت کے مطابق فدیہ ادا کریں۔ فدیہ کی رقم مساکین کی امداد کے لئے [illegible] بھجوائی جا سکتی ہے [illegible] سے فریاد ہیں خود ہی [illegible] ہے اور فدیہ نقد رقم [illegible] کھانے کی صورت میں [illegible] دیا جاسکتا ہے [illegible]

رمضان میں نفلی نمازیں

رمضان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نفلی نمازوں پر بہت زور دیتے تھے۔ نمازوں میں سے افضل اور سب سے ارفع تہجد کی نماز ہے جو رات کے پچھلے حصہ میں صبح صادق سے پہلے ادا کی جاتی ہے۔ اس نماز کی برکات [illegible] اس بات سے ظاہر ہے کہ قرآن [illegible] تہجد کی نماز کے متعلق فرماتا ہے [illegible] کے ذریعہ انسان اپنے مقام محمود تک پہنچ جاتا ہے۔ مقام محمود ہر شخص کا [illegible] ہوتا ہے کیونکہ اس سے ترقی کا وہ انتہائی مقام مراد ہے جو کوئی شخص اپنے حالات اور اپنی فطری استعدادوں کے مطابق حاصل کر سکتا ہے اس سے ظاہر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام محمود جس کا آپ کو وعدہ دیا گیا ہے وہ سب اولین و آخرین سے افضل اور ارفع ترین ہے۔ بہر حال تہجد کی نماز انسان کی روحانی ترقی کے لیئے بہترین سیڑھی ہے کاش ہمارے نوجوان دوست اس کی قدر و قیمت کو پہچانیں۔ رمضان میں عشاء کے بعد کی نماز تراویح بھی دراصل تہجد ہی کی ایک نرم اور رعایتی صورت ہے۔ اس کو مشارکت گو آخر شب کی تہجد کا درجہ تو نہیں رکھتی مگر لوگوں میں نفل نمازوں کا ذوق پیدا کرنے کے لئے بہت غنیمت ہے۔ دوسری نفلی نماز ضحی کی نماز ہے جو صبح اور ظہر کی نمازوں کے درمیانی وقفہ میں پڑھی جاتی ہے تاکہ یہ لمبا وقفہ عبادت سے خالی نہ رہے یہ بھی ایک بہت بابرکت نفلی نماز ہے اور دوستوں کو رمضان میں ان دونوں نمازوں یعنی تہجد اور ضحی کا التزام رکھنا چاہیئے

رمضان میں قرآن کی تلاوت

رمضان کے مہینہ میں قرآن مجید کی تلاوت کی بھی خاص تاکید آئی ہے اور یہ تاکید سند سے خالی نہیں کیونکہ قطع نظر تلاوت کی دوسری برکات کے رمضان کا مہینہ قرآنی نزول کے آغاز کی یادگار ہے اور اس یادگار کو قرآن کی تلاوت سے کسی طرح جدا نہیں کیا جاسکتا۔ عام طور پر لوگ رمضان میں قرآن کا ایک دور ختم کرتے ہیں لیکن [illegible] میں مسنون طریق دو دور ختم کرنا ہے کیونکہ حدیث میں آتا ہے کہ ہر رمضان میں جبرائیل علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل کر قرآن کا ایک دور ختم کیا کرتے تھے لیکن جب قرآن کا نزول مکمل ہو گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے آخری رمضان میں حضرت جبرائیل نے آپ کے ساتھ مل کر دو دور [illegible] اور چونکہ ہمارے [illegible] قرآن مکمل ہو چکا ہے اس لئے [illegible] آقا کی سنت میں ہمارے لئے بھی رمضان [illegible] قرآن [illegible] دو دور پورے کرنے [illegible] ہیں اور زیادہ کے لیئے تو کوئی حد نہیں جتنا کرو ڈالو گے۔ اتنا ہی میٹھا ہوگا قرآن کی تلاوت حتی الوسع ٹھہر ٹھہر کر اور سمجھ سمجھ کر کرنی چاہیئے اور رحمت کی آیتوں پر طلب رحمت کی دعا اور عذاب کی آیتوں پر توبہ و استغفار کرنا مسنون ہے۔

رمضان میں غیر معمولی صدقہ و خیرات

رمضان میں صدقہ وخیرات پر بھی اسلام نے بہت زور دیا ہے صدقہ و خیرات میں دوہری غرض مد نظر ہے۔ ایک تو یہ کہ غریب بھائیوں کی زیادہ سے زیادہ امداد کا رستہ کھلے تاکہ وہ بھی رمضان کے بڑھے ہوئے اخراجات کو خوشی اور دلجمعی کے ساتھ پورا کر سکیں دوسرے یہ کہ صدقہ و خیرات صدقہ کرنے والوں کے لئے ردِ بلا کا موجب ہو۔ حدیث میں آتا ہے کہ:

ان الصدقة تطفیٔ
غضب الرب

"یعنی صدقہ وخیرات خدا کے غضب کو دور کرتا اور اس کی تلخ تقدیروں کو روکتا ہے۔"

خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق حدیث میں آتا ہے کہ مالی تنگی کے باوجود آپ کا ہاتھ رمضان کے مہینہ میں غریب مسلمانوں کی امداد میں اس طرح چلتا تھا کہ گویا کہ وہ ایک تیز آندھی ہے جو کسی روک کو خیال میں نہیں لاتی یہ مبارک اسوہ ہر سچے مسلمان کے لئے مشعلِ راہ ہونا چاہیئے

صدقۃ الفطر کا فریضہ

اس طرح صدقہ کے علاوہ اسلام میں عید الفطر کی آمد پر صدقۃ الفطر کا بھی حکم دیا گیا ہے جو عید سے پہلے ادا کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے اس کی مقدار خوشحال لوگوں کے لیئے ایک صاع گندم اور عام لوگوں کیلئے نصف صاع گندم مقرر ہے جو آجکل کے ریٹ کے لحاظ سے ایک روپیہ اور نصف روپیہ فی کس بنتی ہے صدقۃ الفطر ہر مرد عورت بچے بوڑھے امیر غریب پر فرض کیا گیا ہے تاکہ اس مشترکہ فنڈ سے عید کے موقع پر غریب بھائیوں کی امداد کی جا سکے۔ حتی کہ جن غریبوں نے صدقۃ الفطر سے خود امداد حاصل کرنی ہو انکو بھی حکم ہے کہ اپنی طرف سے صدقۃ الفطر ادا کریں تا کہ [illegible] صحیح معنوں میں قربانی رنگ کی صورت اختیار کرلے۔ صدقۃ الفطر کو مرکز میں بھجوانے کی ضرورت نہیں بلکہ اسے مقامی طور پر آس پاس کے غریبوں پر خرچ کرنا چاہیئے۔

اعتکاف کی مخصوص عبادت

گو اسلام میں رہبانیت یعنی ترک دنیا جائز نہیں، کیونکہ وہ انسان کو اس کی فطری تقاضوں کے مطابق زندگی کی کشمکش میں مبتلا رکھ کر پاک کرنا چاہتا ہے لیکن رمضان کے آخری عشرہ میں ایک قسم کی جزوی اور مشروط اور محدود رہبانیت کی سفارش کی گئی ہے۔ اس مخصوص عبادت کا نام اعتکاف ہے اور جو لوگ اس کے لئے فرصت پائیں اور ان کے حالات اس کی اجازت دیں ان کے لئے یہ ہدایت ہے کہ وہ بیسویں رمضان کی شام کو کسی ایسی مسجد میں جس میں جمعہ ہوتا ہو شب و روز کی عبادت کے لئے گوشہ نشین ہو جائیں اور اپنے اس اعتکاف کو آخر رمضان تک پورا کریں۔ اعتکاف میں سوائے پیشاب، پاخانہ کی حوائج ضروریہ کے دن رات کا سارا وقت مسجد میں رہ کر نماز اور تلاوت قرآن اور ذکر الٰہی اور دعا اور دینی درس و تدریس میں گذارا جاتا ہے اس طرح اعتکاف میں بیٹھنے والا انسان گویا دنیا سے کٹ کر خدا کی یاد کے لئے کلیتہً وقف ہو جاتا ہے یہ عبادت یادِ الٰہی کی مخصوص چاشنی پیدا کرنے کے لئے مقرر کی گئی ہے تاکہ اس کے بعد اعتکاف بیٹھنے والا انسان یہ محسوس کرے کہ اسے دنیا میں رہتے ہوئے اور دنیوی تعلقات کو نبھاتے ہوئے کس طرح "دست با کار و دل بایار" کا نمونہ پیش کرنا چاہیئے۔ (باقی)

مغفرت حاصل کرنیکا مہینہ ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

"حدیث شریف میں آیا ہے کہ دو آدمی بڑے بد قسمت ہیں ایک وہ جس نے رمضان پایا اور رمضان گزر گیا اور اسکے گناہ بخشے نہ گئے اور دوسرا وہ جس نے والدین کو پایا اور والدین گزر گئے اور اس کے گناہ بخشے گئے [illegible] والدین کے سایہ میں جب بچہ ہوتا ہے تو اسکے تمام ہم و غم والدین اٹھاتے ہیں۔ جب انسان خود دنیوی امور میں پڑتا ہے تب انسان کو والدین کی قدر معلوم ہوتی ہے"

(مجموعہ فتاویٰ احمدیہ جلد اول [illegible])

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دُعائے مغفرت

محترم ماسٹر امیرالدین صاحب بی ٹی آئی، تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کی والدہ حسین بی بی صاحبہ اہلیہ میاں خواجدین صاحب بعمر ۷۰ سال تقریباً ۵ ماہ بیمار رہنے کے بعد ۱۴ ستمبر ۱۹۷۴ء کو وفات پا گئیں۔
اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ہ
مرحومہ موصیہ تھیں، بڑی عبادت گزار، ہنس مکھ، ملنسار اور خوش خلق تھیں۔

اسی روز عصر کی نماز کے بعد مسجد مہدی، گول بازار میں محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ تدفین مکمل ہونے پر محترم مولوی عبدالقدیر صاحب فاضل مدرس تعلیم الاسلام ہائی سکول نے دعا کرائی۔
مرحومہ نے تین لڑکے، تین لڑکیاں اور کئی پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جوارِ رحمت میں جگہ دے۔ اور پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق عطاء فرماوے۔ آمین
(مرزا امیر احمد۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

اعلان نکاح

خاکسار کی لڑکی عابدہ متین کا نکاح ہمراہ مکرم چوہدری حفیظ احمد صاحب ابن محترم چوہدری فیروز دین صاحب سکنہ رائے پور سے بعوض مبلغ تین ہزار روپے (۳۰۰۰) حق مہر پر مکرم عبدالعزیز صاحب طاہر مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ۴ ستمبر ۱۹۷۴ء کو پڑھا۔
احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر دو خاندانوں کے لئے مبارک اور بہترین نتائج کا حامل بنائے۔ آمین
غلام محمد حق معلم وقف جدید
جماعت احمدیہ رائے پور۔ ڈاکخانہ خان پور سیداں تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ۔

ناپ تول کا عالمی نظام سیکھئے

وزن کی اکائی = کیلوگرام

ایک کیلوگرام = ایک سیر ایک چھٹانک (تقریباً)

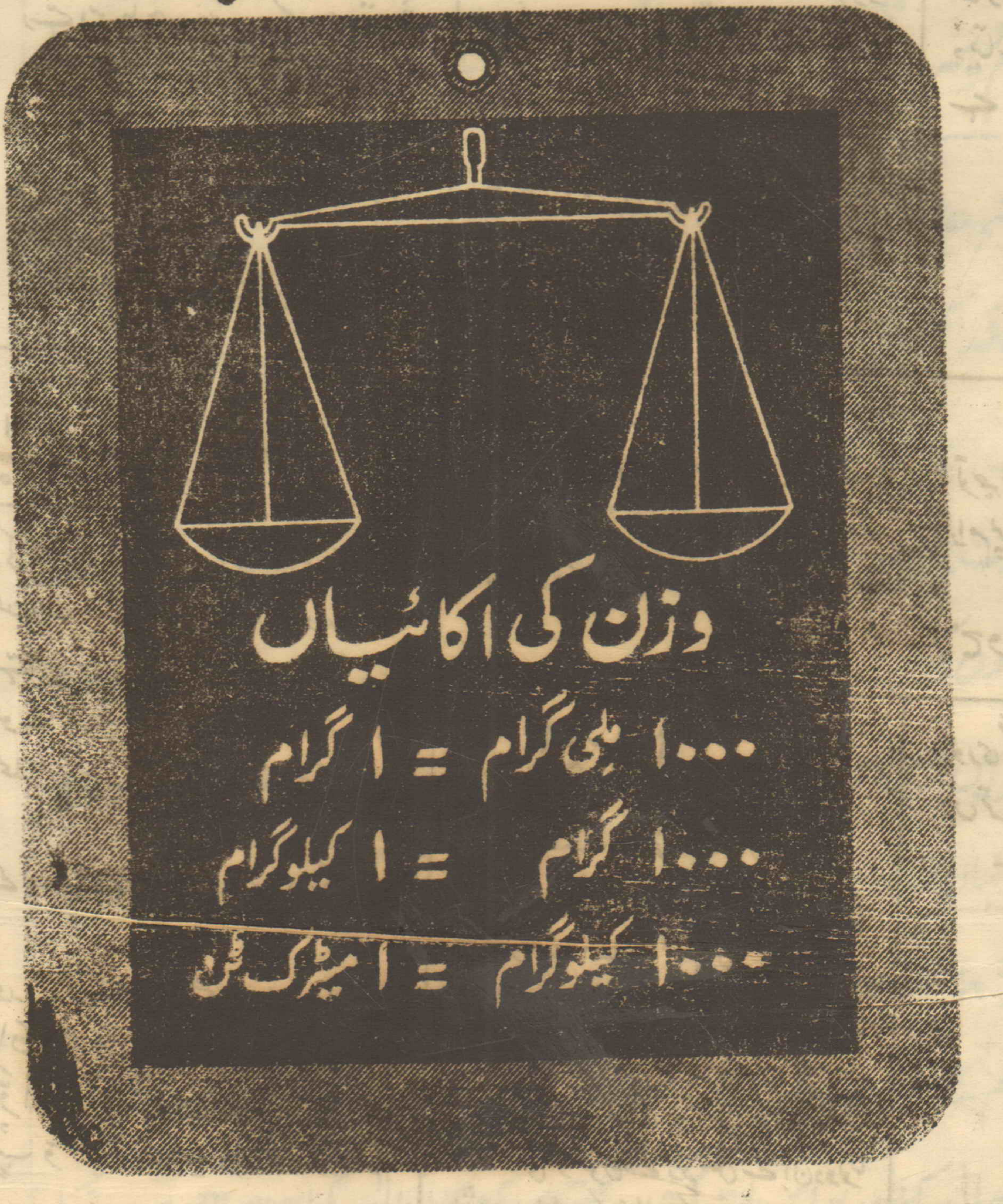

سہولت اور یکسانیت کے لئے
ناپ تول کا عالمی نظام

ایک میٹر = ۳ فٹ ۳ انچ (تقریباً)
ایک کیلوگرام = ایک سیر ایک چھٹانک
۲ ۱/۴ پونڈ (تقریباً)
ایک گیلن = ۴ ۱/۲ لیٹر (تقریباً)

جاری کردہ: وزارتِ صنعت (شعبۂ اوزان و پیمائش) حکومتِ پاکستان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزوں کے ذریعہ انسان کا خدا تعالیٰ سے اتصال ہو جاتا ہے

اُس کی کشفی نگاہ میں زیادہ نُور اور جلاء پیدا ہوتا ہے اور رؤیاءِ صادقہ کا دروازہ کھلتا ہے

سیّدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روزوں کی عظیم الشان برکات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :۔

"روزوں کا ایک رُوحانی فائدہ یہ بھی ہے کہ اس سے انسان خدا تعالیٰ سے مشابہت اختیار کر لیتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی ایک صفت یہ ہے کہ وہ نیند سے پاک ہے۔ انسان ایسا تو نہیں کر سکتا کہ وہ اپنی نیند کو بالکل چھوڑ دے مگر وہ اپنی نیند کے ایک حصّہ کو روزوں میں خدا تعالیٰ کے لئے قربان ضرور کرتا ہے۔ سحری کھانے کے لئے اُٹھتا ہے تہجد پڑھتا ہے۔ عورتیں جو روزہ نہ بھی رکھیں وہ سحری کے انتظام کے لئے جاگتی ہیں۔ کچھ وقت دعاؤں میں اور کچھ نماز میں صرف کرنا پڑتا ہے اور اس طرح رات کا بہت کم حصّہ سونے کے لئے باقی رہ جاتا ہے اور کام کرنے والوں کے لئے تو گرمی کے موسم میں دو تین گھنٹے ہی نیند کے لئے باقی رہ جاتے ہیں۔ اس طرح انسان کو اللہ تعالیٰ سے ایک مشابہت پیدا ہو جاتی ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کھانے پینے سے پاک ہے۔ انسان کھانا پینا بالکل تو نہیں چھوڑ سکتا مگر پھر بھی رمضان میں اللہ تعالیٰ سے وہ ایک قسم کی مشابہت ضرور پیدا کر لیتا ہے۔ پھر جس طرح اللہ تعالیٰ سے خیر ہی خیر ظاہر ہوتا ہے اسی طرح انسان کو بھی روزوں میں خاص طور پر نیکیاں کرنے کا حکم ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص غیبت، چغل خوری اور بدگوئی وغیرہ بُری باتوں سے پرہیز نہیں کرتا اس کا روزہ نہیں ہوتا۔ گویا مومن بھی کوشش کرتا ہے کہ اس سے خیر ہی خیر ظاہر ہو اور وہ غیبت اور لڑائی جھگڑے سے بچتا رہے اِس طرح وہ اس حد تک خدا تعالیٰ سے مشابہت پیدا کر لیتا ہے جس حد تک ہو سکتی ہے اور یہ ظاہر ہے کہ ہر چیز اپنی مثل کی طرف دوڑتی ہے۔ فارسی میں ضرب المثل ہے کہ

"کند ہم جنس باہم جنس پرواز"

پس روزہ کا ایک روحانی فائدہ یہ ہے کہ انسان کا خدا تعالیٰ سے اعلیٰ درجہ کا اتصال ہو جاتا ہے اور خدا تعالیٰ خود اس کا محافظ بن جاتا ہے۔

پھر روزوں کا رُوحانی رنگ میں ایک یہ بھی فائدہ ہے کہ اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کا الہام انسانی قلب پر نازل ہوتا ہے اور اس کی کشفی نگاہ میں زیادہ جلاء اور نور پیدا کر دیا جاتا ہے۔ درحقیقت اگر غور سے کام لیا جائے تو معلوم ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کی کوئی عادت تو نہیں مگر اس میں عادت سے ایک مشابہت ضرور پائی جاتی ہے۔ انسان کی طرح اس کی آنکھیں نہیں مگر وہ بصیر ضرور ہے۔ اسکے کان نہیں مگر وہ سمیع ضرور ہے۔ اسی طرح گو اس میں کوئی عادت نہیں پائی جاتی مگر اس میں یہ بات ضرور پائی جاتی ہے کہ جب وہ ایک کام کرتا ہے تو اسے دُہراتا ہے۔ انسانوں میں بھی یہ بات پائی جاتی ہے بعض لوگوں کو ہاتھ یا پَیر ہلانے کی عادت ہوتی ہے اور وہ بار بار ہلاتے ہیں اور عادت کے یہی معنے ہوتے ہیں کہ کوئی بات بار بار کی جائے۔ اور یہ بات اللہ تعالیٰ میں بھی ہے کہ جب وہ ایک دفعہ موقع پر اپنا فضل نازل کرتا ہے تو اس موقع پر دوبارہ فضل کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی اسی صفت کے ماتحت چونکہ رمضان کے مہینہ میں قرآن کریم نازل ہوا تھا اس لئے اگر اس رسول کی اتباع کی جائے جس پر قرآن کریم نازل ہوا تو اللہ تعالیٰ کی عادت سے مشابہت رکھنے والی صفت کے ماتحت ان لوگوں کو جو رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے مشابہت کی وجہ سے دُنیا سے علیحدگی اختیار کرتے ہیں اور دُنیا میں رہتے ہوئے بھی اس سے تعلقات نہیں رکھتے۔ کھانے پینے اور سونے میں کمی کرتے ہیں۔ بے ہودہ گوئی وغیرہ سے پرہیز کرتے ہیں اللہ تعالےٰ اپنے الہام سے نوازتا اور ان پر رؤیائے صادقہ اور کشوفِ صحیحہ کا دروازہ کھول دیتا ہے اور اسرارِ غیبیہ سے مطلع کرتا ہے۔"

(الفضل ۱۷؍ دسمبر ۱۹۶۶ء ص۳)

صد سالہ جوبلی کے عظیم منصوبے کا رُوحانی پروگرام

صد سالہ احمدیہ جوبلی کے عالمگیر رُوحانی منصوبہ کی کامیابی کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احبابِ جماعت کے سامنے دعاؤں اور عبادات کا ایک خاص رُوحانی پروگرام رکھا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے :۔

(۱) جماعتِ احمدیہ کے قیام پر ایک صدی مکمل ہونے تک ہر ماہ احبابِ جماعت ایک نفلی روزہ رکھا کریں جس کے لئے ہر قصبہ، شہر یا محلہ میں مہینہ کے آخری ہفتہ میں کوئی ایک دن مقامی طور پر مقرر کر لیا جایا کرے۔

(۲) دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں جو نمازِ عشاء کے بعد سے لے کر نمازِ فجر سے پہلے تک یا نمازِ ظہر کے بعد ادا کئے جائیں۔

(۳) کم از کم سات بار روزانہ سورۃ فاتحہ کی دعا غور و تدبّر کے ساتھ پڑھی جائے۔

(۴) تسبیح و تحمید اور درُود شریف (یعنی سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ) کا اور اسی طرح استغفار (یعنی اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَیْہِ) کا ورد روزانہ ۳۳، ۳۳ بار کیا جائے۔

(۵) مندرجہ ذیل دعائیں روزانہ کم از کم گیارہ بار پڑھی جایئں :۔

(۱) رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَ انْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ۔

(۲) اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَ نَعُوْذُ بِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ

ان کے علاوہ حضور نے اپنی زبان میں بھی بکثرت دعائیں کرنے کی تاکید فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر قربانیوں کو قبول فرمائے اور صد سالہ احمدیہ جوبلی کے عظیم منصوبے کو ہر لحاظ سے کامیاب کرے اور ہم شاہراہِ غلبۂ اسلام پر آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں۔

تمام احمدی جماعتیں اور احبابِ جماعت توجہ اور التزام اور باقاعدگی کے ساتھ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے پیش فرمودہ اِس رُوحانی پروگرام پر عمل کرکے اللہ تعالیٰ کی برکات کو حاصل کرنے کی کوشش فرمائیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

اخبارِ احمدیہ

(بقیہ صفحہ اوّل)

آئے گی۔ کل کے خطبہ میں حضور نے اسی تعلق میں دو مثبت اعمال کا تفصیل سے ذکر فرمایا، ایک صبر کا اور دوسرے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع کے ذریعہ حسبِ استعداد اللہ تعالیٰ کی محبّتِ ذاتی کے حصول کا۔ حقیقی مومنوں کے ردِّ عمل کے اِن دونوں مثبت پہلوؤں کی عملی بارکیوں اور ان کے عظیم الشان ثمرات کو حضور نے بہت پُرمعارف انداز میں ذہن نشین کرایا اور بتایا کہ حقیقی احمدی جنہیں اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات کی کامل معرفت حاصل ہے جہاں ظلم اور فساد کے طریقوں کے قریب بھی نہیں جاتے وہاں وہ صبر کا نہایت اعلیٰ نمونہ دکھا کر اور اتّباعِ نبوی میں پوری گرمجوشی کا مظاہرہ کرکے محبّتِ الٰہی میں ترقی کرتے چلے جاتے ہیں۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴